# نظرات

آزادئ ہند کے بعد سب سے بدترین واقعہ بابری مسجد کا انہدام تو ہے ہی لیکن اس کے ساتھ ۲۱، ۲۲، نومبر ۱۹۹۴ء کی درمیانی شب میں مرکزی حکومت کے انٹلی جنس بیورو کے افسران، حلقہ پولیس، پی اے سی اور مقامی پولیس کے جوانوں نے انتہائی نازیبا طریقے سے ہندوستان ہی کی نہیں بلکہ دنیائے اسلام کی نامور اسلامی یونیورسٹی ندوۃ العلماء لکھنؤ میں چھاپہ مارکر اور وہاں کے اطہر ہوسٹل میں داخل ہو کر جس طرح انہوں نے وہاں ڈنڈوں، گالیوں اور گولیوں کی بوچھار کرتے ہوئے سات بے گناہ طلبہ کو آئی۔ ایس۔ آئی کے مشتبہ ایجنٹ کی حیثیت سے پکڑا اور پھر دوسرے دن دوپہر کو ان طلبا کو یہ کہکر چھوڑ دیا کہ جس کی تلاش تھی وہ نہیں ملا۔ قابل مذمت ہے۔ بغیر کسی اطلاع کے اور ندوۃ العلماء کے ذمہ داران کو اعتماد میں لئے بغیر انٹلی جنس بیورو کا دینی درس گاہ پر اس نوعیت کا چھاپہ شاید ہندوستانی مسلمانوں کی دل شکنی کا ایک حربہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ ندوۃ العلماء کے ناظم اعلیٰ اور عالم اسلام کی مقتدر دینی و علمی شخصیت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کو اس چھاپہ سے جو ٹھیس پہونچی ہوگی وہ بیان سے باہر ہے موصوف کی اعلیٰ اوصاف کی حامل شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے قوم و ملک کی وہ آبرو ہیں عزت ہیں عظمت کا بلند مینارہ ہیں۔ ایسی عظیم المرتبت شخصیت کا بھی ان افسرانِ بالا نے کوئی لحاظ نہیں کیا اس سے زیادہ شرم و افسوس کا مقام کیا ہو سکتا ہے۔ کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا ہے کہ اتنے عظیم ادارہ ندوۃ العلماء میں کوئی تخریب کار دہشت گرد یا کسی غیر ملکی تنظیم کا ایجنٹ پناہ گزیں ہو سکتا ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ انٹلی جنس بیورو نے اس ادارہ میں اس بدنام زمانہ تنظیم کے ایجنٹ ... اسے یقین کر لیا۔ یقین کیا جب ہی تو اچانک چھاپہ مار گیا ــــــ بہرحال یہ بڑا ہی افسوسناک واقعہ ہے۔ حکومت اس کی تلافی جس قدر جلد کرلے بہتر ہی ہوگا۔